فنِ تفسیر میں

امام احمد رضا کا مقامِ امتیاز

ارشد القادری

مکتبہ جام نور جامع مسجد دہلی ۶

فنِ تفسیر میں

امام احمد رضا کا مقامِ امتیاز

ارشد القادری

3082669 400 008 - بمبئی
مجبری بکڈپو - 107 ڈمبکر روڈ

ناشر
مکتبہ جامِ نور، دہلی ۶

Rs. 3-00

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنزالایمان کا مطالعہ ـــــ تین رخ سے!

صدر اجلاس و معزز حاضرین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام آج کے اس مبارک اجتماع میں ہم امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے اردو ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے محاسن کا تین رخ سے جائزہ لینا چاہتے ہیں تاکہ یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائے کہ فکر، تعبیر اور زبان کے رخ سے دوسرے اردو تراجم کے درمیان کنزالایمان کا مقام امتیاز و اعتبار کیا ہے۔

پہلا رخ ـــــ ترجمے میں قرآن کے نصوص و مضمرات کی رعایت

دوسرا رخ ـــــ ترجمے میں اختصار اور جامعیت

تیسرا رخ ـــــ شگفتہ زبان

اس مختصر تمہید کے بعد اب آیئے "ترجمے میں قرآن کے نصوص و مضمرات کی رعایت" کے رخ سے ہم کنزالایمان کا ایک علمی اور فکری جائزہ لیں۔ اس عنوان پر نمونے کے طور پر

ہم کنزالایمان سے صرف پانچ مقامات کی نشاندہی کریں گے اسی کے ساتھ کنزالایمان کا دوسرے تراجم کے ساتھ ایک تقابلی خاکہ بھی پیش کریں گے تاکہ کنزالایمان کے فاضل مترجم کی فکری بصیرت، فنِ تفسیر میں رُسوخ، ذہنی استحضار اور قرآن کے نصوص و مضمرات اور اسلوب بیان پر ان کا گہرا مطالعہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔

پہلا مقام

سورۂ بقر کی آیت نمبر ۶ ملاحظہ فرمائیں۔ مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

اس آیت کریمہ کا ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی نے یوں کیا ہے۔

بیشک جو کافر ہو چکے ہیں برابر ہے ان کے حق میں خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لاویں گے۔

مولانا محمود الحسن صاحب کا ترجمہ یہ ہے۔

بیشک جو لوگ کافر ہو چکے ہیں برابر ہے ان کو ڈرائیے یا نہ ڈرائیے وہ ایمان نہ لائیں گے۔

مولانا فتح محمد جالندھری نے ترجمہ یوں کیا ہے۔
جو لوگ کافر ہیں انھیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لانے کے۔

ان سارے ترجموں کا حاصل یہ ہے کہ کافروں تک کلمۂ حق کی دعوت پہنچائی جائے یا نہ پہنچائی جائے وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ان ترجموں پر کوئی بھی اسلام کا مُعانِد دو طرح کا اعتراض کرسکتا ہے۔

پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ جب کافروں کیلئے نصیحت و انذار بالکل بے نتیجہ ہے تو پھر اسلام میں ایک تبلیغی نظام کے قیام کا کیا مقصد ہے۔ اور جب وہ حسب فرمان خداوندی ایمان ہی نہیں لائیں گے تو کافروں میں تبلیغ و دعوت کی اب ضرورت کیا ہے۔

اور دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ میں لاکھوں کافروں کو دعوت و انذار اور معجزات و کرامات کے ذریعہ جو ایمان لاتے دیکھا گیا ہے تو ان واقعات کا تعلق لَا یُؤْمِنُوْنَ کے ساتھ کیونکر جوڑا جاسکتا ہے۔ کیا معاذ اللہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ کافروں نے ایمان لاکر آیت کی تکذیب کر دی۔

معزز حضرات! یہ دونوں اعتراض یہاں صرف اس لئے وارد ہوئے کہ مترجمین نے قرآن حکیم کے مضمرات کو نظر انداز کر دیا

اگر انھوں نے ایمان نہ لانے والے کافروں کے گروہ کو کسی لفظ سے مُمیّز کر دیا ہوتا تو آیت کی مراد بالکل واضح ہو جاتی۔ یہ ذمہ داری بہر حال انہی حضرات کی تھی کہ قرآن کے اسلوب بیان اور اصول و مضمرات کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کرتے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ کا تعلق کس طرح کے کافروں کے گروہ سے ہے

اتنی تفصیل کے بعد اب آیئے امام احمد رضا کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ انھوں نے ترجمے میں قرآن کے نصوص و مضمرات کو کس طرح ملحوظ رکھا ہے۔ موصوف کا ترجمہ یہ ہے۔

"بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انھیں برابر ہے چاہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں"

انصاف کیجئے! صرف ایک لفظ نے قرآن کی مراد کو اس طرح واضح کر دیا کہ اب کسی بھی معاند کیلئے اعتراض کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ اسلام کا تبلیغی نظام بھی اپنی جگہ برقرار اور بامقصد رہا۔ دعوت و تبلیغ کا دروازہ بھی بند نہیں ہوا اور جو کافر ایمان لائے انھیں لَا یُؤْمِنُوْنَ کی تکذیب کے لئے پیش کرنے کا موقعہ بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ ایمان لانے کے بعد ان کے حق میں یہ بات متحقق ہو گئی کہ ان کی قسمت میں کفر نہیں تھا۔

اور دعوت و تبلیغ کا دروازہ یوں کھلا رہا کہ داعی کو کسی بھی کافر کی قسمت کا حال معلوم نہیں۔ اس لئے ہر کافر تک کلمۂ حق کی دعوت اس نے اس امید پر پہنچائی کہ شاید یہ ایمان قبول کرلے۔ کیونکہ داعی کے ذمہ صرف دعوت و ابلاغ ہے وہ نتیجے کا ذمہ دار نہیں۔

اب اس مقام پر آپ ہم سے ایک سوال کر سکتے ہیں کہ کنزالایمان کے مصنف نے قسمت کا لفظ کہاں سے نکالا ہے جبکہ آیت میں کوئی لفظ اس مفہوم پر دلالت نہیں کرتا۔ میں عرض کروں گا کہ اگرچہ لفظ میں کوئی دلالت نہیں ہے لیکن اس کے سیاق میں یہ مفہوم ضرور چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ اس آیت کے بعد ہی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ کی آیت بھی ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کان پر مہر کر دی ہے۔ یہاں مہر کرنے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ ان سے سمجھنے اور سننے کی قوت سلب کرلی ہے بلکہ یہ ان کی اِس حالت کی ایک تعبیر ہے کہ کفر ان کے دلوں میں اس طرح راسخ ہوگیا ہے کہ اب ان کے اندر حق سننے اور حق سمجھنے کی استعداد ہی نہیں رہی۔ اور دعوت حق کے انکار میں ان کے دل اتنے سخت ہو گئے ہیں کہ ہدایت کے تمام راستے انھوں نے اپنے اوپر بند کر لئے اس طرح اب کفر انکا مقدر بنگیا

اسی مفہوم کو کنز الایمان کے مصنف نے اس فقرے میں ادا کیا ہے کہ جن کی قسمت میں کفر ہے وہ ایمان نہیں لائینگے۔

دوسرا مقام

تحویل قبلہ کے سلسلے میں سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳ ملاحظہ فرمائیے۔ ارشاد باری ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ط

اس آیت کا ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی نے یہ کیا ہے۔

اور جس (سمت) قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹ جاتا ہے

اور مولانا محمود الحسن کا ترجمہ یہ ہے۔

اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں۔

ان دونوں ترجموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کو معاذ اللہ مستقبل کا علم نہیں ہے۔ کیونکہ ان ترجموں سے نہایت صراحت کے ساتھ یہ مفہوم نکلتا ہے کہ بیت المقدس کو قبلہ بنانے سے

پہلے خدا کو علم نہیں تھا کہ قبلہ بنا دیئے جانے کے بعد کون رسول کی پیروی کرے گا اور کون منحرف ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ سب کا عقیدہ ہے کہ عالم الغیب ہونے کی حیثیت سے اسے ہر ایسی بات کا علم ہے جو ابتک واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور اسی کا نام علم غیب ہے۔

حضرات! ان ترجموں پر یہ اعتراض اس لئے وارد ہوا کہ مترجمین نے لِنَعْلَمَ کا ترجمہ کرتے ہوئے اس نکتے کی طرف دھیان نہیں دیا کہ خدا کیلئے کسی واقعہ کا علم اس کے واقع ہونے پر موقوف نہیں ہے۔ پیروی کرنے والوں اور منحرف ہونے والوں کا علم اسے اس وقت بھی تھا جب کہ بیت المقدس قبلہ نہیں بنا تھا۔

اتنی تفصیل کے بعد اب آپ امام احمد رضا کا ایمان افروز ترجمہ ملاحظہ فرمائیے اور غور فرمائیے کہ خدا کے عالم الغیب ہونے کی صفت کو انھوں نے کس طرح ملحوظ رکھا ہے۔ موصوف کا ترجمہ یہ ہے۔

اے محبوب! تم پہلے جس قبلے پر تھے وہ اسی لئے ہم نے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

انصاف فرمائیے! صرف ایک لفظ نے ترجمے کو کتنا مؤدب

اور باشرع بنا دیا۔ اس ترجمے کا حاصل یہ ہے کہ علم تو خدا کو پہلے ہی سے تھا کہ قبلہ بن جانے کے بعد کون رسول کی پیروی کرے گا اور کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ لیکن قبلہ بن جانے کے بعد وہ دیکھنا بھی چاہتا ہے کہ کون تابعداری کرتا ہے اور کون منحرف ہوتا ہے۔ یوں بھی کسی واقعہ کو دیکھنے کا مفہوم، واقعہ کے واقع ہونے پر ہی صادق آتا ہے لیکن کسی واقعہ کے ساتھ علم کا تعلق اس کے واقع ہونے سے پہلے بھی ہو سکتا ہے۔

یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ سارے مترجمین میں مولانا مودودی وہ تنہا مترجم ہیں جنھوں نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے امام احمد رضا کی متابعت یا موافقت کی ہے۔ واضح رہے کہ کنزالایمان کی تصنیف و اشاعت کی تاریخ تفہیم القرآن سے سالہا سال پہلے کی ہے۔ مولانا موصوف کا ترجمہ یہ ہے۔

پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے اس کو تو ہم نے صرف یہ دیکھنے کیلئے قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹا پھر جاتا ہے۔

تیسرا مقام

سورۂ یوسف کی آیت نمبر ۱۱۰ ملاحظہ فرمائیے۔

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

قد استیئسوا منھم کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔

اس آیت کا ترجمہ مولانا شیخ محمد جالندھری نے یہ کیا ہے۔

یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہو گئے اور انھوں نے خیال کیا کہ (اپنی امت کے بارے میں جو بات انھوں نے کہی تھی اس میں) وہ جھوٹے نکلے تو ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔

مولانا عاشق الٰہی کا ترجمہ ہے۔

یہاں تک کہ جب پیغمبر (امت سے) مایوس ہو گئے اور (امت نے) گمان کیا کہ (ان سے) جھوٹ کہا گیا تھا تو ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت کی طرف سے مایوس ہو گئے اور امت نے یہ سمجھا کہ ان کو جو وعدے دیئے گئے تھے وہ جھوٹے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد ان کو پہنچ گئی۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امت نے ان کو جھوٹا سمجھا اور ان کی تکذیب کی اور ان کے ساتھ کفار کا سا برتاؤ کیا۔ اس لئے ان کو بھی یہ شبہ ہو گیا کہ شاید ہم سے وعدہ کرنے میں غلطی ہوئی ہے اور ہم سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ یہ ساری باتیں رسولوں کی جناب میں سخت توہین

شان کا واجب ہیں۔ انبیاء اگر اپنے آپ کو سچا نہ سمجھیں تو اپنی قوم سے وہ کیونکر منوا سکتے ہیں کہ وہ انھیں سچا سمجھیں۔

اور انبیاء سے اگر وحی ہی کے سمجھنے میں غلطی واقع ہونے لگے تو پھر تو منصب نبوت کا سارا نظام تباہ اور درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ وہ نبوت تو وحی الٰہی کے مقصد کا بیان ہی کو مبہم کر دیتا ہے۔ [illegible] خیال کرنے لگے [illegible] سے جو [illegible] کیا۔ [illegible] نہیں کہہ سکتے کہ وہ [illegible] ہے۔ یہ انبیاء وہ ہیں کہ انھیں [illegible] ہی نہیں بلکہ ایک طرح ان کی نگرانی بھی ہے۔

[illegible] ترجموں کے [illegible] ایمان [illegible] ہے۔ [illegible] کہ [illegible] کی امید [illegible] کہتے [illegible] سے [illegible] اس [illegible] آن۔"

[illegible] ترجمہ ہے۔ اس ترجمے میں اس بات کی پوری صراحت ہے کہ [illegible] اس [illegible] اسباب کی طرف سے ہوئی ہو۔ یہ قطعاً کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اس ایمان فروز ترجمے کی سب سے بڑی خوبی

یہ ہے کہ غلط سمجھنے کی نسبت قوم کی طرف ہے نبیاء و مرسلین کی طرف نہیں ہے۔ جبکہ کچھ ترجموں میں غلط سمجھنے کی نسبت خود انبیاء و مرسلین کی طرف کی گئی تھی جس سے ان کی عصمت پر حرف آتا تھا۔ اس ترجمے سے اگر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قوم نے ان کو جھٹلایا تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بات تو خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ انبیاء نے رسولوں کو جھٹلایا ہے اس سے منصب رسالت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ بات قوموں کی طرف سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔

اس جملے سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی کی وہ آیتیں جو حضور نے اس آیت کے ترجمے میں اہم اور احد رضا کی نسبت بیان فرمائی ہے۔ بالکل غلط اور بے اصل ہے۔

بالآخر کہ جب بھی لوگوں سے یاس ہو گئے اور لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو ہماری مدد ان تک پہنچ گئی۔

غور فرمائیے! اس ترجمے میں بھی جھوٹ یا غلط سمجھنے کی نسبت انبیاء کی طرف نہیں ہے بلکہ قوم کی طرف ہے۔ جبکہ کچھ ترجموں سے تو یہ بھی ہوتا ہے کہ معاذ اللہ انبیاء خود سمجھنے لگے تھے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا ہے۔

چوتھا مقام

سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۶۷ ملاحظہ فرمائیے۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ۔

اس آیت کا ترجمہ شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین، مولانا محمود الحسن، مولانا تھانوی، مولانا فتح محمد جالندھری، اور ڈپٹی نذیر احمد نے یہ کیا ہے۔

لوگ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں بھلا دیا۔

ان سارے تراجم پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ کی ذات بھولنے اور بھلانے سے پاک ہے اسی طرح نسیان سے بھی پاک ہے۔ کیونکہ نسیان کا شمار حواس ولی قوت میں نہیں ہوتا بلکہ نقائص و عیوب میں ہوتا ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے کہ اللہ کی ذات ہر طرح کے عیب و نقص سے پاک ہے۔

اس اعتراض کو دیکھ کر اکثر مترجمین حضرات نے فَنَسِيَهُمْ کا ترجمہ کرتے وقت یہ التزام نہیں کیا کہ اللہ کی طرف اس لفظ کی نسبت اپنے حقیقی معنی پر نہیں ہے بلکہ نسیان کے لفظ سے اس کے لوازمی معنی مراد ہیں اور وہ ہے ترک اور ترک۔ اس معنی میں بھولنے کا لفظ اردو زبان کے

محاورے میں بھی مستعمل ہے۔ خود نے اپنی ہی زبان کا محاورہ
یاد رکھا ہوتا تو ایسا تو ہرگز نہیں کرتے جو ذیل میں [illegible] قدوس
کے بگڑے بنایا ہے۔

اس تفصیل کے بعد اب ہم اصل رکوع کا ترجمہ
ترجمہ و تفسیر [illegible] نے اس آیت کا ترجمہ اور کیا
ہے

وہ ان کو چھوڑ دیتے ہیں اللہ کے [illegible]
سمجھتے ہیں اللہ [illegible] اس میں قرآن کے [illegible]
ہے [illegible]

اللہ کو چھوڑ کر [illegible] اللہ نے اپنی
طاعت و بندگی سے [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible] کا [illegible]

[illegible] اس [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible]

پانچواں مقام

[illegible]

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۝

اس آیت کا ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب نے یہ کیا ہے

کہدو اللہ سب سے جلد بن سکتا ہے حیلہ۔

مولانا محمود حسن۔ مولانا فتح محمد جالندھری اور مولانا

عاشق الٰہی میرٹھی کا ترجمہ یہ ہے۔

کہدو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے حیلہ۔

[illegible]

کہدو کہ اللہ بہت جلد کرنے والا ہے حیلہ۔

مولانا عبدالماجد دریابادی کا ترجمہ یہ ہے

کہدو اللہ کی چال بہت تیز ہے۔

[illegible]

کا ترجمہ ہو کہ اللہ نے اسے عبرت کی سزا دی۔ حوالہ کے لئے دیکھئے
مصباح اللغات صفحہ ۱۸۳ اور منجد اردو صفحہ ۹۰۔ المنجد میں النکرۃ
کے معنی عبرت کرنے کے بھی ہیں، حوالہ کیلئے دیکھئے صفحہ ۹۷۰

[illegible] کے بعد اب آپ نے تفسیر کی طرف رجوع کر لیا اس
[illegible] آپ نے [illegible] کے لفظ
[illegible] ہے [illegible] استاذ الجمیع
[illegible] اور [illegible] سے ذائع ہوئی ہے
[illegible] سزا
دینا ہے۔ [illegible] حوالہ کیلئے دیکھئے
تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۰۰)

[illegible] اب [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اس بات سے [illegible]
[illegible] ہے۔

اگر ان حضرت نے [illegible] کرتے وقت اول تفسیر
کو سامنے رکھا ہوتا تو اس لفظ کا ترجمہ [illegible] کہ اس منکر کی سزا

دینے اور بدلہ دینے یا تدبیر کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ کیوں کہ یہاں مذمت مکر کی نسبت آدمی کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف ہے۔ اب لغات و تفسیر کی روشنی میں ان تمام مترجمین کو یہ الزام بہ حساں قبول کرنا ہوگا کہ انھوں نے خدا کی طرف چال، مکر اور حیلہ جیسے مکروہ الفاظ کی نسبت کرکے خدا کی جناب میں گستاخی شان کا ارتکاب کیا ہے۔

اسی تحقیق کے ساتھ ساتھ آیئے اس الجھاؤ کا تجزیہ کریں۔ جو مولانا سے آزاد کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

"تم فرما دو کہ اللہ کی ہر تدبیر جلد ہوتی ہے۔"

سبحان اللہ! کتنا خوبصورت اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ زبان کے رخ سے بھی اور ایمان کے رخ سے بھی۔

تدبیر کے وسیع لفظ کے مفہوم میں سزا دینا، بدلہ دینا، اور انتقام کی ساری شکلیں آگئیں۔ اور یہ ترجمہ ہر لحاظ سے صحیح ہے۔ اس میں کوئی گستاخی نہیں ہے۔

اس کے بعد ہم آپ کے سامنے ایک اور ترجمہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جس میں ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے کچھ نہیں ملایا ہے۔ بلکہ ترجمہ کرنے میں اس نے صرف اللہ کی طرف نسبت کرنے کے ادب کا لحاظ رکھا ہے۔ اور اس کا ترجمہ بھی سطحی دماغوں کے مقابلے میں قابل قبول ہے۔

دوسرا رخ

اس لائے سے بہتک کفر و ایمان کے محاسن کا جائزہ نہیں
لیا گیا تھا آئندہ جن باریکیوں میں اس لائے سے نقاب اٹھا رہا ہوں
آنے والا زمانہ اس سے آپ ہی طرح اندازہ لگا سکیں گے کہ
امام احمد رضا کی عبقریت و جلالت علمی کیسے تھی اور ایجاز
کے فن میں ان کو کیا تفوق و امتیاز حاصل ہے۔

[illegible] سے [illegible] تک [illegible]
[illegible] سے [illegible] تک [illegible]
[illegible] سے [illegible] تک [illegible]

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝ بقرہ ۱۵۳ (۳)

ترجمۂ عثمانیہ۔ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (۴)

ترجمۂ تھانویہ۔ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ (۵)

(۲۰) [illegible] (۲۰)

ترجمۂ [illegible] (۲۱)

ترجمۂ تھانویہ۔ اور اللہ تعالیٰ ہے بے گنتی دیتا ہے۔ (۲۲)

ترجمۂ [illegible] اور رزق تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب دیتے ہیں۔ (۲۳)

(۲۴) [illegible] (۲۴)

ترجمۂ [illegible] (۲۵)

(۲۶) [illegible] مُّسْتَقِيْمٍ ۝ بقرہ ۲۱۳/ (۲۶)

ترجمۂ عثمانیہ۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ (۲۷)

ترجمۂ تھانویہ۔ اور اللہ جس کو چاہتے ہیں راہ راست پر چلاتے ہیں۔ (۲۸)

(۲۹) [illegible] (۲۹)

(۳۰) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا [illegible] (۳۰)

تم سچے ہو۔

مسلمانوں کے سوا۔

جو گزرا گزرا۔

(۲) يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ
مِنَ اللّٰهِ ۝ نساء ۱۰۸/۴

ترجمہ: لوگوں سے چھپتے ہیں اللہ سے نہیں چھپتے۔

ترجمہ: ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ آدمیوں سے تو
چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے

---

(۳) وَاحْشُرْ [illegible] إِنَّ [illegible]
شَاكِرِينَ ۝ یونس ۷۱/۱۰

ترجمہ: [illegible] اور [illegible]

ترجمہ: پھر ہم نے سب کو جمع کیا اور [illegible]
[illegible] کی اجازت نہ تھی۔

---

(۴) فَمَنْ [illegible] فَإِنَّمَا [illegible]
لِنَفْسِهِ ۝ [illegible]

ترجمہ: [illegible]

ترجمہ: جو شخص [illegible] ہدایت پر آتا ہے [illegible]
[illegible]

(۱۵) وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ الرعد/۱۶ (۱۵)

ترجمۂ رضویہ، وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔ (۱۶)

ترجمۂ قادریہ۔ اور وہی واحد ہے غالب ہے۔ (۱۸)

---

(۱۶) ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ ابراہیم/۱۸ (۱)

ترجمۂ رضویہ، یہ ہے بہکنا دور کا۔ (۲)

ترجمۂ قادریہ۔ یہ ہے بہکنا دور کا۔ (۳)

---

(۱۷) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ المؤمنون/۱۰ (۱۳)

ترجمۂ رضویہ، یہی لوگ وارث ہیں، (۱۷)

ترجمۂ قادریہ۔ پس ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔ (۱۹)

---

(۱۸) وَاِنَّكَ لَعَلٰى الَّذِيْنَ [illegible] (۲۰)

ترجمۂ رضویہ۔ اور ہم ضرور [illegible] (۲۱)

ترجمۂ قادریہ۔ اور ہم ضرور [illegible] (۲۲)

تھے۔

---

(۱۹) وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُسْتَكْبِرُوْنَ ۝ النمل/۱۰ (۲۴)

ترجمۂ رضویہ۔ اور وہی سرکش ہیں۔ (۲۳)

فرمائے گا۔

کاموں کی۔

(۲۲) فعسیٰ ان یکونوا من المهتدین

توبہ/۱۸

ان کو سمجھ نہیں دیتا۔

پر اور مسلمانوں پر۔

کنز الایمان کے ترجموں کا جائزہ لیا۔ زبان اور تعبیر پر امام احمد رضا کو کتنی بے محابا قدرت ہے کہ کہیں کہیں عربی عبارت سے بھی اس کا ردو ترجمہ مختصر ہو گیا ہے اور تعبیر کا کمال ہے کہ مفہوم کی وضاحت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ جبکہ تھانوی صاحب کا ترجمہ بطور زائد الفاظ و تعبیر کے جہت سے بوجھل ہے۔

[illegible] اردو رکھتے ہیں شکل ترجمان کی حیثیت سے کنزالایمان کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔ اس عنوان پر چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی مثال

[illegible]

اَمْرُنَا۔

ترجمہ۔ [illegible]

دوسری مثال

سورۂ تکویر کی یہ چند آیتیں ملاحظہ فرمائیں۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝
وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا
الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝
وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝

ترجمہ۔ جب آفتاب لپیٹ دیا جائے گا جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے جب سمندر ملا دیئے جائیں گے۔

تیسری مثال

سورۃ الانفطار کی یہ چند آیتیں ملاحظہ فرمائیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝

ترجمہ۔ جب آسمان پھٹ پڑے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے اور جب سمندر بہا دیئے جائیں گے۔ اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔

چوتھی مثال

بنانے والے کی قسم۔ اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

چھٹی مثال

سورۂ والیل کی یہ چند آیتیں ملاحظہ فرمائیں۔

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی ۝ اِنَّ سَعۡیَكُمۡ لَشَتّٰی ۝

ترجمہ۔ رات کی قسم جب چھا جائے۔ اور دن کی قسم جب چمکے اور اس کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کیا۔ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔

ساتویں مثال

سورۂ غاشیہ کی یہ چند آیتیں ملاحظہ فرمائیے۔

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَةٌ ۝ فِیۡ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡهَا لَاغِیَةً ۝ فِیۡهَا عَیۡنٌ جَارِیَةٌ ۝ فِیۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۝ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۝ وَّزَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ۝

ترجمہ۔ کتنے ہی چہرے اس دن عیش میں ہوں گے۔ اپنی کوشش

پر راضی۔ ایسے بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں۔ اس میں چشمہ رواں ہے۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور چنے ہوئے کوزے۔ اور بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔

کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان آپ نے ملاحظہ فرمائی امام احمد رضا کی خوبصورت اور شائستہ زبان کا یہ رنگ پورے کنزالایمان میں پھیلا ہوا ہے۔

کنزالایمان کے سرسری مطالعہ پر اپنے مضمون کی آخری سطریں لکھتے ہوئے میں اپنے قارئین سے عرض کروں گا کہ وہ خالی الذہن ہو کر کنزالایمان کے ان محاسن کا مطالعہ فرمائیں اور فہم قرآن کے سلسلے میں کنزالایمان کی واجبی خدمات کا دل سے اعتراف کریں مولائے قدیر ہمیں قرآن حکیم کے معارف و برکات سے بہرہ مند فرمائے اور ہماری زندگی کو قرآن کے فرمودات کا تابع بنائے۔

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ وقاسم نعمہ ومظہر لطفہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ و حزبہ اجمعین ٥

مندوب امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس۔

زیر اہتمام ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا۔ کراچی۔ یکم ستمبر ۹۱ء

دہلی میں اہل سنت کی کتابوں کا عظیم مرکز مکتبہ جام نور

جامع کرامات اولیاء جامع کرامات اولیاء اپنے موضوع پر انتہائی جامع کتاب ہے جسے امام المحقق علامہ یوسف بنہانی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری امت کی تاریخ ولادت چھان ڈالی ہے مراکش سے لیکر برصغیر اور مشرقی علاقوں تک کے اولیاء ملت کا تذکرہ کیا ہے اس کتاب سے پہلے اور اس کی تالیف کے بعد بھی ایسی اور کوئی کتاب نہیں ملتی جو

سائز ۲۳×۳۶/۱۶ پکی بائنڈنگ دیدہ زیب ڈسٹ کور کے ساتھ قیمت ۷۵/- صفحات ۹۲۰ سائز ۲۳×۳۶/۱۶ پکی بائنڈنگ دیدہ زیب ڈسٹ کور کے ساتھ قیمت ۷۵/-

مجموعہ وظائف و دلائل الخیرات شریف درود و سلام کا ایک گرانمایہ اور ایک نادر الوجود مجموعہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، آئمہ دین متین مشائخ طریقت، سلف صالحین سے سینہ بہ سینہ منقول ہیں، جنکی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا آدمی کے بساط سے باہر ہے

طباعت علامہ سبز خاتی جلد سنہری (سیمو) کاغذ ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۶ سائز ۲۳×۳۶/۱۶

بیس تقریریں ایسی بیس عظیم تقریروں کا مجموعہ ہے جس میں نئے مضامین نیا انداز بیان، ادیبانہ طرز جو ایک شعلہ بار مقرر کے لئے نہایت ضروری ہے صفحات ۲۹۵، آفسیٹ کی طباعت دیدہ زیب کور سائز ۲۳×۳۶/۱۶ قیمت ۳۰/-

زلزلہ ۱۶/-	زیر و زبر ۲۵/-	لالہ زار ۲۲/-	تبلیغی جماعت ۱۷/-	فضائل درود ۱۸/-	جماعت اسلامی ۱۷/-
تعزیرات قلم ۸/-	کرامات صحابہ ۱۰/-	نماز کی تعلیم ۵/-	رسول کریم ۵/-	جوانی کی حفاظت ۴/-	دل کی مراد ۳/-
جلوہ حق ۳/-	محمد رسول اللہ قرآن میں ۳/-	آیئے حج کریں ۲/-	نقش خاتم ۳/-	سرکار کا جسم بسایہ ۲/-	نقش کربلا ۱۰/-

نوٹ: اپنی مطبوعات کے علاوہ دیگر ادارے کی مطبوعات کا بھی مناسب ہدیہ پر سپلائی کرتے ہیں فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

Rs. 3/- Phone 3281418